تصنیف لطیف

فیضِ ملت فیضِ مجسم رئیس التحریر مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا ابوالصالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتی محمد فیض احمد اُویسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الصلوٰة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

اسلامی ناشتہ

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی فَضْلِهٖ وَاِحْسَانِهٖ "بزمِ فیضانِ اُویسیہ" کا اشاعتی پروگرام کئی سالوں سے جاری ہے اور یہی آرزو حضور مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ القرآن والحدیث، اُستاذ العرب والعجم، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مدظلہ العالی کی ہے کہ اُن کی زیادہ سے زیادہ کتب اور رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائیں اور عوام الناس تک اُن کے پیغام کی رسائی ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہر زمانہ میں کئی علمائے کرام کی کُتب شائع ہوئے بغیر ہی ناپید ہو جاتی ہیں۔ جس کے باعث تحاریر کا اصل مقصد، اصلاحِ عوام مفقود ہو جاتا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں امامِ اہلسنّت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن کا شائع ہونا تو کُجا ان کے مخطوطہ مسوّدے بھی اب موجود نہیں رہے۔ آہ صد آہ......! کاش ہم بے قدروں کے دلوں میں ان علمی گُہر پاروں کی قدر و منزلت اُجاگر ہو جائے۔ (آمین)

یہی مقصد لے کر "بزمِ فیضانِ اُویسیہ" نے میدانِ عمل میں قدم رکھا کہ حضور مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی کی تحریر کردہ تقریباً "5000" کتب و رسائل جو بلاشبہ اہلسنّت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں، کو احسن انداز میں شائع کر کے مسلمانوں تک پہنچائیں۔

زیرِ نظر رسالہ "اسلامی ناشتہ" کی اشاعت بزمِ فیضانِ اُویسیہ کی ایک اور کاوش ہے اور سلسلۂ اشاعت کی "انتیسویں (۲۹)" کڑی ہے۔ مولا ﷻ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے۔ مصنف استاذی وسندی کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل صحت و عافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا کہ اس رسالہ کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سگِ بارگاہِ مُرشدی

محمد نعمان احمد اُویسی (ناظمِ اعلیٰ)

حضور قبلہ فیضِ ملّت بحیثیت محدّثِ کبیر

قارئین محترم حضور قبلہ فیضِ ملّت مفسرِ اعظم پاکستان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم محدّث کی حیثیت سے ایک بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ حضور قبلہ فیضِ ملّت رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ سے محبت اور حدیث فہمی میں بھی یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ یہ اعزاز بھی حضور قبلہ محدّث بہاولپوری مدظلہ العالی کو حاصل ہے کہ آپ ''شارح صحاحِ ستہ'' ہیں۔ بخاری شریف کی مکمل شرح ''شرح الفیض الجاری'' کی کئی جلدیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں جبکہ باقی جلدوں کی طباعت پر کام جاری ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسلم شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف اور ابوداؤد شریف کی شروحات زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے کی منتظر ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ حدیث کی دنیا میں حضور قبلہ فیض ملّت نے جو کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں اُن پر سرسری نظر ڈالتے ہیں۔

فیضِ ملّت اور احادیثِ مبارکہ کی شروحات

شرح حدیثِ لولاک، شرح حدیث قرطاس، اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ تَوْثِیْقِ: ''کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ''، حجیت حدیث، حدیث دیگراں، الحدیث الضعیف، صحیح اور غیر صحیح احادیث، خلاصۃ المشکوٰۃ، خلاصہ عینی، رفع الالتباس فی حدیث عباس، سلسبیل فی شرح حدیث جبرئیل، سترہ احادیث کا جواب، شرح حدیث افک، شرح حدیث قسطنطنیہ، شرح اربعین نووی، شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی)، علم الغیب فی الحدیث، دو صد احادیث مع شرح، فیض المنعم فی شرح مسلم، اللمعات فی شرح مشکوٰۃ، المجموعہ فی احادیث الموضوعہ، نصر المنعم فی شرح مسلم (عربی)، یک ہزار احادیث، انوار المغنی شرح دار قطنی (۲ جلدیں)، احادیث موضوعہ (۲ جلدیں)، اصطلاحات الحدیث، احادیثِ تصوف، اول ما خلق انسان کی تحقیق، احادیث قیام رمضان، الاربعین فی الاربعین چھل حدیث کے چالیس اجزاء، الاحادیث السنیتہ، انوار الباری فی شرح ثلاثیات البخاری۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور مفسّرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت حضرت علامہ مفتی حافظ وقاری محمد فیض احمد اُویسی رضوی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کے علم وعمل میں برکت فرمائے، آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ مزید دین متین کی خدمات کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم ودائم فرمائے۔ اور ہماری بزم کو اِخلاصِ نیت اور نیکی کے جذبے سے حضرت کی تصانیف کو اہلِ ذوق تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

(بزمِ فیضانِ اُویسیہ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہ، ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

انگریز خبیث نے نہ معلوم کونسا منتر پڑھ کر پھونکا ہے کہ ہم مسلمان جو اسلام کے نام پر جان فدا کرنے پر تیار ہیں لیکن تہذیب وتمدن میں سراپا انگریز ہیں۔ ناشتہ بھی کھاتے ہیں تو انگریزی۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی۔ فقیر یہاں پر اسلامی طریقہ ناشتہ کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "نہار منہ کھجور کھاؤ کہ اس سے کرمِ شکم (پیٹ کے کیڑوں) کا خاتمہ ہو جاتا ہے" [1]

فائدہ

پیٹ کے کیڑے خطرناک ہیں اس کی تحقیق ایک ڈاکٹر کی زبانی سُنیئے۔

عام خیال یہ ہے کہ طفیلی کیڑے ہمیشہ پیٹ میں ہوتے ہیں جیسے کہ چھونے، کدو دانہ، سلپ وغیرہ۔ ٹیپ ورم کی لمبائی گزوں میں ہوتی ہے اور جسم اس کا ماپنے والے فیتے کی مانند ہوتا ہے۔ کرم کش دوائی دینے سے فیتے کا کچھ حصہ کٹ کر باہر نکل جاتا ہے مگر اس کا سر عام دواؤں سے باہر نہیں نکلتا اور اس طرح اس کے سر سے ہر مرتبہ نیا جسم پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ چھوٹے سائز کے دبلے پتلے دھاگہ کی مانند ہک ورم (Hook worm) جسم کا خون پی جانے میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ ان کے بچے غلاظت میں پائے جاتے ہیں۔ جب کوئی ننگے پاؤں پھرتا ہے تو یہ اس کے پیروں سے چپک کر وہاں سوراخ کرتے ہوئے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں پھر خون کی نالیوں اور دوسرے راستوں سے طویل سفر کرتے ہوئے معدہ میں جا کر وہاں سے آنتوں میں منتقل ہو کر اپنا مستقل گھر بنا لیتے ہیں۔

اسلام ایک حقیقت پسند ضابطۂ حیات ہے وہ کسی چیز پر بلاوجہ پابندی نہیں لگاتا۔ مثال کے طور پر جب وہ سور کے گوشت کو حرام کرتا ہے تو اس کی سائنسی نقطۂ نظر سے درجنوں وجوہات ہیں جن سے اس کے گوشت میں پائے جانے والے کیڑے بڑے اہم ہیں۔ یہ کیڑے اتنے سخت جان ہیں کہ تھوڑی دیر پکانے سے بھی نہیں مرتے۔ آنتوں میں جا کر وہاں سوراخ کر کے مریض کے گوشت یا جوڑوں میں سکونت اختیار کر کے وہاں پر سوزش، درد اور دوسری تکالیف پیدا کرتے ہیں۔ آج تک کوئی ایسی دوائی ایجاد نہیں ہو سکی جو اُن کیڑوں کو گوشت تک پہنچ کر ہلاک کر سکے۔ اس لئے جس

[1] ایک حدیث شریف، حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "نِعْمَ السُّحُورُ التَّمْرُ"۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں حدیث نمبر: ۶۵۴۹ پر نقل فرمایا۔ ترجمہ: کھجور کتنی اچھی سحری ہے۔

انسان کو یہ چمٹ گئے وہ ہمیشہ بیمار ہو گیا۔

جرمنی میں سور کا گوشت ارجنٹائن سے آیا کرتا تھا۔ اُنہوں نے گوشت مہیا کرنے والوں کو مقررہ نرخ کے علاوہ ایک معقول رقم اس وعدہ پر دی کہ وہ گوشت کی ترسیل سے پہلے خوردبین کے ذریعے طفیلی کیڑوں کا پتہ چلا کر ان کو تلف کریں گے۔ اس مہنگی احتیاط کے باوجود خنزیر کے گوشت کھانے والوں کو جوڑوں کی بیماریاں ہونے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ہم لوگ جب مغربی ممالک میں جاتے ہیں تو ان کی ظاہری ٹپ ٹاپ (TIP TOP) سے متاثر ہو اکثر سوچتے ہیں کہ یہ لوگ سور کھاتے ہیں اور ان کی عام صحت اور عمر ہم لوگوں سے بہتر ہے۔

ایک عام مغربی باشندہ کی غذا میں لحمیات اور سبزیوں کی مقدار ہم سے زیادہ ہوتی ہے اور اسی بناء پر اس کے جسم میں بہت سی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا ہو جاتی ہے مگر ان لوگوں کو جوڑوں، اعصاب، خون کی نالیوں اور ہڈیوں کی ایسی ایسی بیماریاں لاحق ہوتی ہے کہ ہمارے یہاں کسی نے ان کے نام بھی نہ سُنے ہوں گے۔ ان ممالک میں کوئی شخص مکمل طور پر تندرست نہیں ہوتا۔ وہ اپنا سالانہ معائنہ کرواتے ہیں اور ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں پاکستان میں اَسّی (۸۰) فیصد آبادی والے علاقہ میں کسی کو نہ کبھی دل کی تکلیف ہوئی، نہ کسی کی خون کی نالیاں خراب ہوئیں اور نہ کسی کو ماہرِ نفسیات کی ضرورت پڑی۔

ہمارے یہاں کی بیماریاں غذا کی کمی اور اس کے غلط انتخاب سے ہوتی ہیں۔ گوشت بہترین غذا ہے مگر ایک مناسب مقدار میں۔ حضور ﷺ نے اس کی اہمیت کو تسلیم فرمانے کے بعد ہدایت کی کہ دستر خوان کو سبزیوں سے مزین کیا جائے۔ لیکن جن کو خدا نے حیثیت دی ہے وہ گوشت کھا کھا کر بے حال ہو گئے ہیں۔

چند روز قبل ایک دوکان پر گھر سے آنے والا لنچ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جہازی سائز کے ٹفن بکس میں گوشت کے تین سالن تھے۔ کچھ صاحبوں نے روٹی کو ہاتھ تک نہ لگایا ان کا خیال تھا کہ اس سے موٹاپا ہوتا ہے۔ دوسروں نے چپڑی ہوئی روٹیاں اور پراٹھے کھائے۔ یہ تمام لوگ صبح سے شام تک بیٹھ کر کاروبار کرتے ہیں اتنے مرغن اور زیادہ حراروں والی خوراک کھانے کے بعد جب جسم میں اس کے صرف کا کوئی بندوبست نہ ہو تو پھر دل، گردوں اور خون کی نالیوں کی بیماریاں اور بلڈ پریشر کی آمد کوئی ناگہانی واقعہ نہ ہوگا کیونکہ اُنہوں نے بڑی کوشش اور زرِ کثیر کے ساتھ ان بیماریوں کو اپنے لئے حاصل کیا ہے۔

سوّر کے گوشت کی طرح کا ایک کیڑا گائے کے گوشت میں بھی ہوتا ہے۔ مگر وہ اتنا خطرناک نہیں ہوتا اس کے

باوجود نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''گائے ہر قسم کے درختوں پر چرتی ہے اس کے دودھ میں شفا ہے اس کا مکھن ایک عمدہ دوا ہے مگر اس کا گوشت بیماری ہے''۔[1]

گائے کے علاوہ حلال جانوروں میں جگر، آنتوں اور دوسرے مقامات پر متعدد قسم کے طفیلی کیڑے پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے اکثر پکانے کے دوران مرجاتے ہیں اور اس طرح کھانے والے محفوظ رہتے ہیں۔ پینے والے گندے پانی میں درجنوں قسم کی بلائیں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک ''بلہارزیا'' ہے۔ اگرچہ یہ ہمارے ملک میں نہیں ہوتا مگر مشرقِ وسطیٰ میں کثرت سے ملتا ہے اور جسم میں داخل ہوکر جہاں بھی ٹھکانہ بنائے اذیت کا مستقل باعث بنتا ہے۔ مگر اسے آسانی کے ساتھ ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سُرمہ[2] کو مفید قرار دیا ان کے اس ارشادِ گرامی کی روشنی لے

[1] امام عبدالرزاق اپنی مصنف میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ مَعَهُ دَوَاءً، فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنَ الشَّجَرِ كُلِّهِ۔ حدیث نمبر:۱۷۱۳۳۔ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو بھی بیماری نازل فرمائی ہے اور اس کے ساتھ دوا بھی نازل فرمائی ہے۔ پس تم پر گائے (بھینس) کا دودھ لازم ہے بے شک یہ ہر طرح کے پودوں سے چرتی ہے۔ اور امام حاکم نے صحیح حدیث اپنی مستدرک میں نقل فرمائی کہ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ وَسُمْنَانِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْمَهَا، فَإِنَّ أَلْبَانَهَا وَسُمْنَانَهَا دَوَاءٌ وَشِفَاءٌ وَلُحُوْمَهَا دَاءٌ"۔ هذا حديث صحيح الإسناد۔ حدیث نمبر:۸۲۳۲۔ ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم خود پر گائے کا دودھ اور اس کا مکھن خود پر لازم کرو۔ اور اس کے گوشت سے بچو! بے شک اس کا دودھ اور مکھن دوا اور شفا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔

[2] نیز سُرمہ ہر آنکھ میں طاق مرتبہ لگانا چاہئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ صاحبہا ہے، "مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ" یعنی، جو کوئی سرمہ لگائے تو اسے چاہئے کہ طاق عدد میں لگائے۔ جس نے (طاق عدد میں) لگایا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے (طاق عدد میں) نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:۳۴۸۹)۔ نیز ایک حدیثِ پاک میں فعلِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منقول ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں "كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ" (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر:۳۴۹۰) یعنی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مقدس آنکھ میں تین تین بار سرمہ لگاتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اثمد سُرمہ کو سُرموں میں بہتر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے، "الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر:۳۵۳۹) یعنی، سفید لباس پہنو پس بلاشبہ یہ تمہارے کپڑوں میں بہترین ہے اور اسی کے ذریعہ اپنے مُردوں کی تکفین کرو اور بے شک تمہارے سُرموں میں بہترین ''اثمد'' ہے یہ بصارت سے جلا بخشتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

کر مصری عالم ڈاکٹر محمد خلیل سرمد نے ایک ایسا ٹیکہ تیار کیا ہے جسے لگانے سے ''بلہارزیا'' ہی نہیں بلکہ متعدد طفیلی کیڑے ہلاک ہوجاتے ہیں۔

اسلام کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ایک طویل صحت مند زندگی کی ضمانت ہے۔ اسلام نے پیٹ کے کیڑوں کے مسئلہ کو ہر طریقہ سے لے لیا ہے اور ان کے پھیلاؤ کو روکنے اور علاج کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا وہ جدید علوم سے بہت آگے ہے۔

بہر حال صبح نہار منہ اچھی کھجور طاق دانے (۱،۳،۵،۷) خوب چبا کر نگلیں پیٹ کے کیڑے ختم ہوجائیں گے۔ ۴۱ دن تک روزانہ استعمال کریں جب کیڑے ختم ہوجائیں بند کردیں۔

طریقۂ ناشتہ

نمازِ اشراق سے فراغت پاکر ناشتہ کی خواہش ہوتو، ورنہ جس شعبہ سے آپ کا مشغلہ ہے اس کی تیاری میں لگ جائیں۔ عوام میں مشہور ہے کہ ''نہ ایک لقمہ صبح، نہ سو شام'' یعنی صبح لیا گیا ایک لقمہ بے وقت کے سو لقموں سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ منہ نہار معدہ خالی کو تھوڑا سا طعام اس کی تقویت کا سبب بنتا ہے۔ لیکن بلا ضرورت ناشتہ کا عادی بھی نہ بنے کیونکہ پھر دوپہر کے کھانے کو ضرر پہنچائے گا۔ اسی لئے ناشتہ سے پیٹ بھر کر کھایا تو دوپہر کے کھانے کا پروگرام نہ بنائے کیونکہ پیٹ خالی رکھنا صحت و تندرستی ہے۔

ناشتۂ بدعت

ناشتہ کی بدعت مباحہ[۱] ہے۔ نامعلوم کب سے اور کس نے یہ بدعت نکالی کیونکہ ناشتہ نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، نہ صحابہ سے، نہ تابعین سے، نہ تبع تابعین سے۔ کیونکہ وہ ہی کھاتے اور اُس وقت سوتے جب طلب کا غلبہ ہوتا لیکن ناشتہ کی بدعت ایسی ہمہ گیر ہے کہ کوئی ایک آدھ انسان اس کا عادی نہ ہوتو ورنہ جدھر دیکھو ناشتہ ہی ناشتہ یعنی بدعت ہی بدعت۔

بسیار خوری کی خرابی

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معدے کو جسم میں ایک حوض کی حیثیت حاصل ہے اور معدے سے

[۱] بحیثیت کذائیہ صبح کے وقت کچھ کھانا بالالتزام جس طرح کہ دورۂ حاضرہ میں ناشتہ کا نام اور طریقہ دونوں بدعت ہیں لیکن ہر کوئی کرتا ہے خود بدعت کے مفتی بھی۔ (اویسی غفرلہٗ)

جو رگیں نکل کر انسانی جسم میں پھیلی ہوئی ہیں وہ گویا نہریں ہیں جو اس حوض سے نکالی گئی ہیں اور یہی معدہ بنیادی طور پر تمام شہوات و خواہشات کا منبع ہے اور خود غالب ترین شہوت ہے جو آدمی کو مغلوب کئے رہتی ہے۔ یہ شہوت باقی تمام شہوتوں کی جڑ ہے مثلاً جب پیٹ بھرا ہو تو جماع کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے گویا دوسرے لفظوں میں نکاح کی خواہش کا ظہور ہوتا ہے۔ اب شکم اور فرج کی تسکین اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک مال نہ ہو۔ پس مال کی خواہش (شہوت) نے جنم لیا اب جس چیز نے جنم لیا ہے فطرت کا اُصول ہے اُس نے آگے خود کسی چیز کو جنم دینا بھی ہو گا چنانچہ مال کا حصول جاہ و حشمت کے بغیر ممکن نہیں تو گویا جاہ و حشمت کی خواہش وجود میں آگئی اور جاہ و حشمت کا حاصل کرنا خلق کے ساتھ لڑائی جھگڑے اور دشمنی کے سوا ممکن نہیں اور اس میں انسان اُلجھ جائے تو یہاں سے حسد، تعصب، عداوت، تکبر، ریاکاری اور کینہ پروری نے ڈیرے جما لئے گویا زمام کار شیطان کے ہاتھ میں چلی گئی۔ پس معدے کو اس کے اپنے حال پر چھوڑ دینا یعنی اس کی مرضی کے مطابق اسے ہر وقت بھرتے رہنا سارے گناہوں کی اصل ہے اور اسے مغلوب کر لینا بھوک کا عادی ہو جانا تمام نیکیوں کی اصل ٹھہری۔ لہٰذا شہوات کے عنوان کے تحت اس مضمون میں بھوک کے فضائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

بھوک کے فضائل [1]

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بھوک اور پیاس کے ساتھ جہاد کرو کہ اس کا بھی وہی ثواب ہے جو کفار کے ساتھ جہاد کرنے میں ہے۔ حق تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی فعل قابلِ قبول نہیں کہ بھوک اور پیاس برداشت کی جائے اور فرمایا کہ جس شخص کا پیٹ بھرا ہوا ہو اُسے ملکوتِ آسمانی کی طرف جانے کی کوئی راہ بھائی نہیں دیتی۔

(۲) لوگوں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ترین درجہ کس آدمی کا ہے؟ فرمایا کہ اس کا جو تھوڑا کھائے، تھوڑا ہنسے اور صرف اتنے کپڑے پر قناعت کرے جو شرم گاہ (ستر) ڈھانپنے کے لئے کافی ہو۔

(۳) حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام نیک افعال کی سردار بھوک ہے۔ پرانا کپڑا پہننا اور آدھا پیٹ خالی رکھنا جزوِ پیغمبری ہے۔ تفکر نصف عبادت ہے جب کہ بھوک مکمل عبادت ہے زیادہ کھانے والا اور زیادہ سونے والا اللہ کا دشمن ہے۔ کم خور آدمی پر اللہ تعالیٰ کو فخر ہے اور اس فخر کا اظہار وہ فرشتوں سے ان الفاظ میں کرتا ہے کہ

[1] بھوک کے فضائل میں مذکورہ احادیث امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء علوم الدین کی تیسری جلد باب فضیلۃ الجوع وذم الشبع سے ماخوذ ہیں۔ ۱۲ مترجم

’’اس مردِ حق کو دیکھو میں نے تو اسے خورد و نوش کی خواہش میں مبتلا کیا اور اس نے میری خاطر بھوک کو ترجیح دی۔ پس اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ وہ جتنے لقمے کم کھاتا ہے میں بہشت میں اتنے ہی درجات کا اضافہ کروں گا‘‘۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا زیادہ کھانے پینے سے دلوں کو مردہ نہ بناؤ کہ دل کی مثال کھیت جیسی ہے کہ زیادہ پانی کی وجہ سے مرجھا جاتا ہے نیز فرمایا کہ جو چیزیں آدمی کے پُر کرنے سے پُر ہوسکتی ہیں ان میں بدترین درجہ پیٹ کا ہے۔ چند لقمے آدمی کے لئے بہت ہیں جو اس کی پُشت کو سیدھا رکھ سکیں اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے ہے ایک تہائی پینے کے لئے اور بقیہ ایک تہائی ہوا یعنی سانس لینے کے لئے ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق آخری تہائی ذکر اللہ کرنے کے لئے ہے۔[1]

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو بھوکا اور ننگا رکھو تا کہ تمہارے دل کو دیدارِ الٰہی ہو سکے۔

(۵) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان آپ کے رگ و پے میں ایسے ہی دوڑتا پھرتا ہے جیسے کہ خون رگوں میں گردش کرتا رہتا ہے۔ پس چاہیئے کہ بھوک اور پیاس سے اس کے راستے بند کردیئے جائیں اور فرمایا کہ مومن ایک انتڑی بھر کھاتا اور منافق سات انتڑیوں میں ٹھونستا ہے۔ مطلب یہ کہ منافق کی غذا مومن سے سات گُنا زیادہ ہے۔

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ’’جنت کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹاتے رہو یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے کھول دیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس شئے سے کھٹکھٹایا کریں فرمایا بھوک اور پیاس سے‘‘۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ’’جنت کا دروازہ مسلسل کھٹکھٹاتے رہو یہاں تک کہ وہ تمہارے لئے کھول دیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس شئے سے کھٹکھٹایا کریں فرمایا بھوک اور پیاس سے‘‘

(۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی سیر ہو کر نہ کھایا اور کبھی کبھی تو مجھے ترس آنے لگتا تھا اور میں آپ ﷺ کے شکمِ مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگتی اور کہتی کہ میرا تن آپ ﷺ پر فدا ہو اگر آپ ﷺ اتنا کھانا تناول فرمالیا

---

[1] اسی طرح کی ایک حدیث شریف یوں ہے، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ"۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۲۳۰۲ پر، امام ابن ماجہ نے حدیث نمبر: ۳۳۴۹ پر، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۶۵۵۶ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

کریں کہ بھوک مٹ جایا کرے تو اس میں مضائقہ ہی کیا ہے تب آپ ﷺ فرماتے ''اے عائشہ! مجھ سے قبل جو عالی ہمت اور عالی حوصلہ پیغمبر گزرے ہیں انہیں حضور باری تعالیٰ سے بڑے مراتب عطا ہوئے ہیں مجھے ڈر ہے اگر میں تن پروری میں مشغول ہوگیا تو میرا درجہ ان سے کہیں کم تر نہ رہ جائے۔ میرے نزدیک یہ چند روزہ صبر اُس کی نسبت زیادہ پسندیدہ ہے کہ میرا حصہ آخرت میں اُن سے کم ہو جائے کیونکہ میری عزیز ترین اور محبوب ترین آرزو یہ ہے کہ میری رسائی اپنے بھائیوں تک ہو جائے!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم اس ارشاد کے بعد حضور ﷺ ایک ہفتہ سے زیادہ ظاہری حیات نہ رہے۔

(۹) حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں لئے حضور ﷺ کے پاس آئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ کیا چیز ہے؟ عرض کیا کہ میں نے ایک روٹی پکائی تھی اور جی نہ چاہا کہ آپ ﷺ کے بغیر کھاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تین دن کے بعد یہ پہلا لقمہ ہوگا جو تمہارے باپ کے منہ میں جائے گا۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے گھر میں گندم کی روٹی متواتر تین دن تک کبھی کسی نے نہیں کھائی۔

اقوالِ بزرگانِ دین

(۱) حضرت ابو سیعان دُرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میرے نزدیک رات کے کھانے سے ایک لقمہ کم کھانا رات بھر کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

(۲) حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ سے کہا کرتے تھے ''تجھے بھوکا رہنے سے کیوں خوف آتا ہے ہیہات! جب اللہ تعالیٰ نے بھوک حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابہ کو دی تھی تو پھر تجھ جیسے لوگوں سے اسے دریغ کیوں ہوگا؟''

(۳) حضرت کہمیش رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا ''بار خدایا! تو نے مجھے بھوک اور پیاس عطا فرمائی اور راتوں کو اپنے ساتھ خلوت میں رکھا۔ یہ بلند مرتبہ مجھ جیسے شخص کو کیوں عنایت فرمادیا کہ یہ تو وہ سلوک ہے جو تو اولیاء کے ساتھ کیا کرتا ہے؟''

(۴) حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ٹھنڈا رہے وہ شخص جس کے پاس اس قدر غلہ موجود ہے کہ اُسے کسی سے حاجت بیان کرنے کی ذلت نہ اُٹھانا پڑے گی''۔

(۵) حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ’’نہیں، بلکہ یوں کہیئے کہ ٹھنڈک ہے اس شخص کے لئے جو صبح وشام بھوکا رہے اور اس کے باوجود حق تعالیٰ سے خوش رہے‘‘۔

(۶) حضرت سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ’’بزرگوں نے غور فرمایا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اس دنیا میں بھوک سے زیادہ فائدہ مند کوئی چیز نہیں۔ جبکہ آخرت کے لئے بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ ضرر رساں کوئی شئے نہیں ہے‘‘۔

فائدہ

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دوست نہ بنایا سوائے اُس کے جو بھوکا رہا اور کوئی شخص پانی پر نہ چل سکا سوائے اُس کے جو بھوکا رہا اور کوئی شخص زمین کو طے نہ کر سکا سوائے اُس کے جو بھوکا رہا اور حدیث پاک میں ہے کہ وہ چالیس ایام جن کے دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام رہے، بھوکے رہے۔ غرضیکہ بھوک کی فضیلتیں بے شمار ہیں جن کو گننا یا تحریر کرنا انسانی قلم کے بس سے باہر ہے۔ جن میں سے حسب توفیق انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔

پندسُود مند

بھوک کی فضیلت عموماً ہر مسلمان یاد کرے بالخصوص کھانے کے شوقین حضرات خصوصی توجہ فرمائیں۔ آج کل بسیار خوری، شکم پُری کا مرض عام ہے۔ اکثر حضرات صبح کا ناشتہ پیٹ بھر کر کھاتے ہیں پھر دوپہر خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں پھر شام کو پھر رات کو خوب کھا کر سو جاتے ہیں۔ اسی لئے بیماریوں میں بھی مبتلا ہوتے ہیں۔

حکایت نمبر ۱

ایک بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو مخصوص بھیجا ایک ماہ تک فارغ بیٹھا رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کم خور ہیں اسی لئے بیمار نہیں ہوتے۔

پنجابی کا مشہور مقولہ ہے ’’تھوڑا تھوڑا کھایئے تے حکیماں دے کول نہ جایئے‘‘

بھوک کے فوائد

جس طرح دوا کی فضیلت اس کے تلخ ہونے کے باعث نہیں ہوتی بلکہ اس کے مفید ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی طرح بھوک کو اس لئے افضل نہیں کہا گیا کہ اس میں تکلیف پائی جاتی ہے بلکہ اس لئے کہ اس میں بہت سے فوائد مضمر ہیں جن کا شمار کرنا محال ہے یہاں چند نمایاں فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) اس سے دل کی صفائی ہوجاتی ہے اور وہ روشن ہوجاتا ہے یعنی نورِ خداوندی اس میں روشنی پیدا کردیتا ہے جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے معدے سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف جاتے ہیں جس سے آدمی کند ذہن ہوجاتا ہے۔ اس کے خیالات میں انتشار، پراگندگی اور شوریدگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ دل غلیظ ہونے کے باعث بالکل اندھا ہوجاتا ہے اور اس کے لئے نیکی اور بدی کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تھوڑا کھاؤ اور دل کو زندہ رکھو اور اس دل زندہ کو بھوک سے ہمیشہ صاف رکھو کہ شفاف اور رقیق ہوجائے''۔

(احیاء علوم الدین، جلد سوم، باب فائدۃ الجوع و آفات الشبع)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص اپنے آپ کو بھوکا رکھے اس کا دل ہوشیار اور زیرک ہوجاتا ہے اور اُس کی قوتِ خیال بلند ہوجاتی ہے''۔ (احیاء علوم الدین، جلد سوم، باب فائدۃ الجوع و آفات الشبع)

حکایت نمبر ۲

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس روز بھی حق تعالیٰ کے لئے بھوک برداشت کی میرا دل حکمت و عبرت سے لبریز رہا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''پیٹ بھر کر نہ کھاؤ مبادا (ورنہ) تمہارے دل میں نورِ معرفت ختم ہوکر رہ جائے''۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شکم را از طعام خالی دار

تا درو نور معرفت بینی

یعنی پیٹ کو کھانے سے خالی رکھو تاکہ اس میں نورِ معرفت دیکھو۔

جب بہشت کی راہ معرفت ہے اور معرفت کی درگاہ بھوک ہے تو ظاہر ہے کہ بھوک ہی سے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتے ہیں جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بھوک سے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ۔

(۲) بھوک سے دل پر رقت طاری رہتی ہے اور ذکر و مناجات میں اسے ایک گونہ لذت حاصل ہوتی ہے جب کہ سیر ہوکر کھانے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور ذکر و مناجات کا سلسلہ محض زبانی خرچ تک محدود رہتا ہے۔ دل اس سے متاثر نہیں ہوتا اور اس سے کوئی لذت حاصل نہیں کرسکتا۔

فائدہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کھانے کا توبرہ رکھ کر ذکر کر

ومناجات سے لذت اندوز ہونے کی توقع رکھتا ہو تو یہ محض اس کی خام خیالی ہے۔

(۳) غفلت اور لاف زنی دوزخ کے دروازے ہیں اور خستگی و شکستگی بہشت کے دروازے ہیں اور غفلت و غرور کو جنم دینے والی چیز سیری ہے جبکہ خستگی و عاجزی کا ظہور بھوک سے ہوتا ہے اور جب تک بندہ اپنے آپ کو یکسر عاجز و بے چارہ تصور نہ کرے اور اس عادت کو ترک نہ کرے کہ ایک لقمے کی کمی دنیا کو اس پر تنگ تاریک بنا دیتی ہے اُس وقت تک اللہ تعالیٰ کی عظمت وقدرت کو پہچاننا اس کے لئے ممکن نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے جب اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے خزانوں کی کنجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارِ خدایا مجھے اِن کی ضرورت نہیں کہ مجھے تو اِن کی نسبت یہ بات محبوب ہے کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھایا کروں اور جس روز بھوکا رہوں، صبر کروں اور جس روز کھایا کروں شکر کروں۔ (احیاء علوم الدین، جلد سوم، باب فائدۃ الجوع و آفات الشبع)

(۴) جس شخص کا پیٹ بھرا ہوا ہو وہ نہ صرف اپنی بلکہ دوسروں کی بھوک کو بھی بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے شفقت کرنا بھی اُسے یاد نہیں رہتا اور اسی فراموشی کے عالم میں اُسے عذابِ آخرت بھی یاد نہیں رہتا اور جو شخص خود بھوکا ہو اُسے نہ صرف یہ کہ اپنی بھوک کا احساس ہوتا ہے بلکہ اہلِ دوزخ کی بھوک اُسے یاد آنے لگتی ہے اور پیاس کی شدت اُسے اہلِ قیامت کی پیاس یاد دلانے لگتی ہے اور خوف آخرت اور خلقِ خدا سے شفقت دونوں بہشت کے دروازے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ دنیا بھر کے خزانوں پر قبضہ کے باوجود آپ کا بھوکا رہنا کس سبب سے ہوتا ہے؟ فرمایا یہ ڈر غالب رہتا ہے کہ اپنا پیٹ بھرا رکھوں گا تو درویشوں کی بھوک سے غافل نہ ہو جاؤں۔

(۵) سعادتوں میں سے سرِ فہرست سعادت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کو غلام بنالے اور بدترین شقاوت یہ ہے کہ خود نفس کا غلام بن بیٹھے اور جس طرح سرکش اور منہ زور جانور اُس وقت تک سدھایا نہیں جاسکتا جب تک اس کو بھوکا نہ رکھیں۔ اس طرح نفسِ انسانی بھی اِس کے بغیر سیدھا نہیں ہوسکتا اور یہ ایک فائدہ ہی وہ فائدہ ہے جسے کیمیائے فوائد کہا جاسکتا ہے کیونکہ تمام گناہوں کی جڑ شہوت ہے اور شہوت خود شکم سیری سے جنم لیتی ہے۔

حکایت نمبر ۲

حضرت ذوالنورین مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے جب کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا تو کسی نہ کسی گناہ کا مرتکب ہو کر رہا یا ارتکاب نہ بھی کرسکا تو اُس کا ارادہ ضرور کیا"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ "سب سے پہلی بدعت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظہور میں آئی وہ

یہ تھی کہ قوم نے سیر ہو کر کھانا شروع کر دیا اور اُن کا نفس سیری کی وجہ سے بغاوت پر آمادہ ہونے لگا''۔

فائدہ

بھوک کا یہ فائدہ تو بالکل بدیہی اور لازمی ہے کہ شہوتِ فُرج تو یقیناً کم ہو جاتی ہے اور زیادہ باتیں کرنے کی بھی خواہش باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک عام مشاہدہ کی بات ہے کہ جو شخص سیر ہو کر کھاتا ہے وہ باتیں بہت بناتا ہے اور یہی زیادہ گوئی اُسے کسی نہ کسی عیب کی طرف لے جاتی ہے اور شہوتِ فُرج کا غالب آنا تو اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ کیونکہ شرمگاہ کو چھپائے رکھنے سے آنکھیں تو چھپ نہیں جاتیں اور اگر آنکھوں کو چھپا بھی لیا جائے تو دل کو کہاں چھپائیں گے۔ خیالاتِ فاسدہ اس کے اندر پیدا ہوتے رہیں گے اور بھوک وہ چیز ہے جو ان میں سے ہر چیز کو قابو میں رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ''بھوک خزانہ الٰہی کا وہ گوہر ہے، جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا بلکہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو اُسے عزیز رکھتا ہے اس پر اس کی قدر و قیمت ظاہر ہوتی ہے''

فائدہ

ایک دانا کا قول ہے کہ ''جو مرید ایک سال تک سوکھی روٹی سے بھوک کی تسکین کرتا رہے اور وہ بھی یوں کہ معمولی سے بھی آدھی پر قناعت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے عورتوں کا خیال بالکل دُور کر دیتا ہے''۔

مزید فقیر کا ترجمہ ''انطاق المفھوم'' ''ترجمہ احیاء العلوم'' اور ''کیمیائے سعادت'' کا ترجمہ پڑھئے۔

تبصرۂ اویسی

بسیار خور آدمی ہماری بات نہ مانیگا اگر مان لے تو پھر دیکھے کہ اسے کیسی قیمتی، روحانی انوار نصیب ہوتے ہیں۔

آخر میں کھانے پینے کا طریقہ عرض کر دوں تا کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کھائیں تو معرفت الٰہی نصیب ہو۔

کھانے کا طریقہ

کھانا کھانے کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ وہ یا تو دو زانو بیٹھے یا بدن کے نیچے کے حصے کو زمین پر ٹیک کر دونوں زانو کھڑے کر کے بیٹھے یا پھر ایک زانو بچھا کر اور دوسرا کھڑا کر کے بیٹھے۔ کھانا بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے شروع کرے بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا"[1]

یعنی تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے ہرگز کھانا نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے پانی پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (مسلم شریف)

ایک اور روایت میں ہے کہ "کھانا جوتا اُتار کر کھایا کرو"۔ (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کھانا شروع کرتے تو اس میں سے پہلا لقمہ لیتے ہوئے "یا واسع المغفرة" پڑھتے۔[2]

حدیث شریف میں ہے حضور ﷺ کھانا شروع کرتے وقت پہلے تین لقموں میں سے ہر لقمہ پر بسم اللہ شریف پڑھتے۔[3] (نبوی لیل ونہار)

نیز کھانا تین اُنگلیوں سے کھانا چاہیے۔ انگوٹھے، شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی سے اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسری اُنگلیاں بھی کھانا کھاتے وقت استعمال کرسکتا ہے اور کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔

حکایت

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہاں پرورش پا رہا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا "وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ"[4]

[1] اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۷۶۵ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۷۲۱ پر، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۵۲۵۷ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[2] حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "إِنَّ لِكُلِّ صَائِمٍ دَعْوَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيَقُلْ عِنْدَ أَوَّلِ لُقْمَةٍ: يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْلِيْ"۔ (مسند الشہاب، حدیث نمبر: ۹۵۹)۔ ترجمہ: بے شک ہر روزہ دار کی (ایک مقبول) دُعا ہوتی ہے، پس جب وہ اِفطار کا ارادہ کرے تو پہلے لقمہ پر پڑھے: يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْلِيْ (یعنی، اے بے پناہ مغفرت فرمانے والے میری بخشش فرمادے)

[3] امام ابن الجعد متوفی ۲۳۰ھ اپنی مسند میں حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالکریم بن الخارق سے مروی ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ عَلٰى كُلِّ لُقْمَةٍ۔ حدیث نمبر: ۳۳۱۷۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر لقمہ پر بسم اللہ پڑھتے۔

[4] حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۴۹۵۷ پر، امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۷۶۷ پر، امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۸۴ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

یعنی (کھانا کھاتے ہوئے) بسم اللہ کہو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (بخاری شریف)

اور کھانے کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے دانت اسی لئے عطا کئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ معدہ کے دانت نہیں ہوتے لہٰذا دانتوں کا کام معدے سے نہ لیں۔

غلط طریقہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ کہ یہ عجمی لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ دانتوں سے نوچ کر اور چبا کر کھاؤ کہ دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے''[1] (ابوداؤد)

نیز کھانا کھاتے ہوئے پوری توجہ کے ساتھ اس عظیم نعمت کے حصول پر رب کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

''إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا''[2]

(مسلم شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے اور اس پر خدا کی تعریف کرے اور ایک گھونٹ پیئے اور اُس پر خدا کی تعریف کرے۔

اور کھانا اعتدال سے کھانا چاہئے یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ کم بلکہ موزوں اور مناسب مقدار میں کھانا سب سے بہتر ہے کیونکہ معتدل غذا سے انسان ہمیشہ تندرست رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے نیز اگر کھانا کچھ دوست احباب کے ہمراہ دسترخوان پر کھایا جائے تو اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ نے مندرجہ ذیل تعلیم دی ہے۔

[1] متنِ حدیث یوں ہے: ''لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ'' سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۳۷۸۵۔

[2] اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث: ۴۹۱۵ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۷۳۸ پر، اور شمائل ترمذی میں حدیث نمبر: ۱۹۳ پر، اور امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں (۵/۵۶۳) نیز دیگر محدثین نے نقل فرمایا۔

اجتماعی کھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب دستر خوان پر کھانے کے لئے بیٹھو تو تم میں سے کوئی اُس وقت تک کھانے سے ہاتھ نہ روکے جب تک کہ تمام لوگ فارغ نہ ہو جائیں اگر چہ تمہارا پیٹ بھر گیا ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے کھانے میں ساتھ نہ دے سکو تو معذرت کر کے علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ تمہارے کھانے کے ہاتھ اُٹھانے کے سبب تمہارا ساتھی بھی شرمندہ ہوتا ہے اور وہ خود بھی کھانے سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے اور بہت ممکن ہے کہ وہ ابھی بھوکا ہو۔[1] (ابن ماجہ)

مسئلہ

نیز کھانے کے سلسلے میں اسلام کی تعلیم یہ بھی ہے کہ کھانا کھاتے وقت برتن کو صاف کرو۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُنگلیوں کو چاٹنے اور پیالے صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں ابھی معلوم نہیں کہ برکت کس لقمہ میں ہے۔[2] (مسلم شریف)

اسی لئے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”اگر کوئی لقمہ زمین پر گر پڑے تو اُسے جھاڑ کر کھا لو کیونکہ معلوم نہیں کہ اسی گرنے والے لقمہ میں ہی برکت ہو۔[3] (الحدیث)

فائدہ

[1] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ ابنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وُضِعَتْ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُومُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہُ وَإِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہُ فَیَقْبِضُ یَدَہُ وَعَسٰی أَنْ یَکُونَ لَہُ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ"۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۲۸۶۔

[2] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَۃِ وَقَالَ إِنَّکُمْ لَا تَدْرُونَ فِی أَیِّہِ الْبَرَکَۃُ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۳۷۹۲۔

[3] حدیث شریف میں ہے، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا أَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَہُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَۃُ أَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْہَا الْأَذَی وَلْیَأْکُلْہَا وَلَا یَدَعْہَا لِلشَّیْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَۃَ قَالَ فَإِنَّکُمْ لَا تَدْرُونَ فِی أَیِّ طَعَامِکُمْ الْبَرَکَۃُ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۳۷۹۵۔ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی مبارک انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لیتے، حضرت انس نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کے کھانے کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے ایذا دینے والے چیز (یعنی، گرد وغیرہ) دور کر کے کھا لے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے۔ اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم پیالوں کو انگلیوں سے چاٹ لیا کریں۔ فرمایا، بے شک تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کھانے کے سلسلے میں اسلام کی تعلیمات بہت وسیع ہیں اور ان پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے۔

فائدہ

اسلامی تعلیمات کی رُو سے مل کر اور اکٹھے کھانا بہت زیادہ برکات کا موجب ہے چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا **كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ** [1]

(ابن ماجہ)

یعنی سب مل کر کھاؤ علیحدہ علیحدہ نہ کھاؤ کیونکہ جماعت میں برکت ہوتی ہے۔

برکت ھی برکت

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ایک روز عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہوگے۔ صحابہ کرام نے عرض کی ''ہاں'' تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا **فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ** [2] (ابو داؤد)

یعنی کھانا اکٹھے ہو کر کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت دے دی جائیگی۔

ثابت ہوا کہ مل کر اکٹھے کھانا برکتوں اور رحمتوں کا سبب ہے اور اس کی کس قدر برکتیں ہیں اس کا اندازہ اس حدیثِ مبارک سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔

فائدہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کے لئے کافی ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ [3] (مسلم شریف)

[1] اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۷۸ پر نقل فرمایا۔

[2] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۷۳ پر، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۷۷ پر، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حدیث نمبر: ۲۳۶۷ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[3] متنِ حدیث شریف یوں ہے، "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۸۳۶ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۷۴۳ پر، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۳۵ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

معلوم ہوا کہ مل کر کھانا کھانے میں بہت ہی برکت ہے ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ کھانے کو سونگھنا نہیں چاہئے اور اس پر پھونک نہیں مارنی چاہئے خواہ کھانا گرم ہی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی کھانا ناپسند ہو تو اس کو خاموشی سے چھوڑ دینا چاہئے۔ اس کو بُرا نہیں کہنا چاہئے یہی حضور ﷺ کی سنّت ہے اور یہی ہمارے لئے آپ ﷺ کا حکم ہے۔[1]

کھانے کے بعد

جب کھانے سے فارغ ہوں تو اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لینا چاہئے۔ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ کھانا تین اُنگلیوں سے کھانا چاہئے لہٰذا کھانے کے بعد پہلے درمیان والی اُنگلی پھر شہادت کی اُنگلی اور پھر انگوٹھے کو چاٹنا چاہئے۔ خود حضور ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔[2]

دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ[3] (ابن ماجہ)

دعا

جب حضور ﷺ کسی کے ہاں مدعو ہوتے تو کھانا تناول فرمانے کے بعد دعوت دینے والے کے حق میں ان الفاظ

---

[1] حدیث شریف میں ہے، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۲۹۹ پر، امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۸۴۴ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔ ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا، اگر تناول فرمانا پسند فرماتے تو کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

[2] حدیث شریف میں ہے عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ: الْإِبْهَامِ، وَالَّتِی تَلِيهَا، وَالْوُسْطَى، وَرَأَيْتُهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا"۔ اس حدیث کو امام محی السنہ امام بغوی متوفی ۵۱۰ھ اپنی کتاب "الانوار فی شمائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں حدیث نمبر: ۹۳۷ پر نقل فرمایا۔ ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے دیکھا: انگوٹھے مبارک سے، اور وہ انگشت شریف جو مقدّس انگوٹھے سے ملی ہے اور درمیانی انگشتِ مبارک سے، اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا ہے قبل اس کے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں پونچھتے۔

[3] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۳۵۲ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۳۷۹ پر، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۷۴ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

سے دعا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ [1] (نبوی لیل و نہار)

ان دعاؤں کو ہر مسلمان یاد کرے اور کھانے کے بعد ان الفاظ سے دعا کر کے حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرے۔

پینے کا طریقہ

پانی پیتے وقت اسلامی قوانین کو مدنظر رکھنا چاہئے کیونکہ اسلامی طریقے کو پیشِ نظر رکھ کر پانی نوش کرنا حفظانِ صحت کے اُصولوں کو اپنانے کے مترادف ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے بات یہ ہے کہ پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیئیں۔ کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئیں۔

حدیث میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا [2] (مسلم شریف)

یعنی نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

آج کل لوگوں میں مشہور ہے کہ جھوٹا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے اور یہ کہ مسجد میں پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے۔ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ صرف وضو کا بچا ہوا پانی اور آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اس کے علاوہ ہر قسم کا پانی ہر جگہ پر بیٹھ کر پینے کا حکم ہے۔ تفصیل فقیر کا رسالہ ''کھانے پینے کے احکام و مسائل''

احادیث مبارکہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا [3] (مسلم شریف)

یعنی حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے سخت منع فرمایا ہے۔

[1] اس طرح کا مفہوم جس حدیث شریف میں بیان ہوا اُسے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۳۱ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۵۰۰ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[2] اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۷۷۲ پر، امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۲۹ پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۱۸۰۰ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[3] اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۷۷۱ پر، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۵۳۱۳ پر، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۱۲۵۸۹ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو کھڑے ہو کر ہرگز نہیں پینا چاہئے اگر بھول کر پی لے تو قے کر دے۔[1] (مسلم شریف)

انہی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک آدمی کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ ''رُک جا'' اُس نے پوچھا ''کیوں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تیرے ساتھ بلی بھی پئے۔ اُس نے کہا ''نہیں'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے ساتھ وہ پی رہا تھا جو بلی سے بھی کہیں زیادہ بُرا ہے یعنی شیطان۔[2] (مسند احمد)

سوال

حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کبھی کبھی کھڑے ہو کر بھی پانی نوش فرماتے تھے۔[3] (ملاحظہ ہو شمائل ترمذی، صفحہ 101)

جواب

جواب میں عرض یہ ہے کہ حضور ﷺ کا ایسا کرنا ضرورت کے تحت اور بیانِ جواز کے لئے تھا یعنی اگر کسی کو کوئی مجبوری لاحق ہو تو اس مجبوری کی بناء پر وہ کھڑے ہو کر پانی پی سکتا ہے ورنہ حضور ﷺ کا معمول بھی بیٹھ کر پینے کا تھا اور آپ ﷺ نے اسی کا اپنے اُمتیوں کو متعدد احادیث میں حکم بھی دیا۔ کھڑے ہو کر مذکورہ روایت میں اُمت کے لئے کسی عذر کی بناء پر ایسا کرنے کا جواز ثابت ہے نہ کہ مستقل طور پر۔

[1] متنِ حدیث شریف یوں ہے، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ"۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۵۲۷۵ پر، امام ابوعوانہ نے اپنی مستخرج میں حدیث نمبر: ۶۶۳۳ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[2] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ أَبِي زِيَادٍ الطَّحَّانِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَشْرَبُ قَائِمًا فَقَالَ لَهُ: "قِهْ" قَالَ: لِمَهْ؟ قَالَ: "أَيَسُرُّكَ أَنْ يَشْرَبَ مَعَكَ الْهِرُّ" قَالَ: لَا، قَالَ: "فَإِنَّهُ قَدْ شَرِبَ مَعَكَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ"۔ اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: ۷۶۶۲ پر، امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: ۵۷۲۳ پر اور امام طحاوی نے مشکل الآثار میں حدیث نمبر: ۱۷۶۳ پر نقل فرمایا۔

[3] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔
شمائل ترمذی، حدیث نمبر: ۲۱۳

مسئلہ

پانی پیتے وقت تین سانس لینے چاہئے۔ یہ صحت اور تندرستی کی علامت کے ساتھ ساتھ فرمان نبوی اور سنت بھی ہے۔

احادیث مبارکہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلَاثًا اِذَا شَرِبَ [1] (شمائلِ ترمذی)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پانی پیتے اور ہر سانس پر پانی کے برتن کو منہ سے الگ کر لیتے اور فرماتے کہ تین سانس لینا صحت اور تندرستی کی علامت ہے۔ [2] (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ

پانی میں پھونک نہیں مارنی چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے یونہی چائے اور گرم حلوا۔

چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے وقت اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں پانی میں تنکے پڑے ہوئے دیکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا سا پانی پھینک دے پھر اُس نے پوچھا کہ میں ایک دم پینے سے سیراب نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ پیالے کو منہ سے علیحدہ کر اور پھر سانس لے۔ [3] (ترمذی شریف)

---

[1] شمائلِ ترمذی، حدیث نمبر: ۲۱۲

[2] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: "إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ"۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۳۷۸۲

[3] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ: "أَهْرِقْهَا" قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرْوَى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: "فَأَبِنِ الْقَدَحَ، إِذَنْ عَنْ فِيكَ"۔ (سنن الترمذی، حدیث نمبر: ۱۸۸۷) ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی (مشروب) میں پھونکنے سے منع فرمایا تو ایک شخص نے عرض کی کہ میں برتن میں کچرا دیکھتا ہوں، فرمایا (تھوڑا) گرا دے۔ عرض کی ایک سانس میں پینے سے میری پیاس نہیں بجھتی (سیراب نہیں ہوتا) تو فرمایا پیالہ لے اور پھر منہ سے جدا کر (کے سانس لے)

اور فرمایا حضرت ابنِ عباس ﷺ سے روایت ہے کہ

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِى الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ [1] (ابو داؤد)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے پانی کے برتن میں پانی پیتے وقت سانس لینے اور پانی میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

مسئلہ

پانی کو بغیر آواز کے چوس کر پینا چاہئے [2] غٹ غٹ کر کے آواز کے گھونٹوں سے نہیں پینا چاہئے اور جب پانی شروع کریں تو **بسم اللہ** شریف پڑھیں اور پی کر آخر میں **الحمد للہ** پڑھیں۔[2]

چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پانی تین سانس میں لے کر پئو اور جب تم پینا شروع کرو تو بسم اللہ اور جب منہ سے ہٹاؤ تو **الحمد للہ** کہو۔[3] (ترمذی شریف)

مسئلہ

اگر پانی پیتے ہوئے تینوں سانسوں میں سے ہر سانس کے ساتھ **الحمد للہ** پڑھا جائے تو بہت ہی اچھا ہے اور سنت نبوی بھی ہے ورنہ آخری سانس کے وقت منہ سے **للہ** کے ساتھ **"الشکر للہ"** بھی کہنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور آخر میں یہ بھی یاد رکھیں کہ پانی برتن یا گلاس علیحدہ کرتے ہوئے لازمی طور پر **الحمد للہ** کہنا چاہئے اور بلکہ **الحمد** کسی قسم کے

---

[1] اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۲۸ پر، امام ترمذی نے حدیث نمبر: ۱۸۱۰ پر، امام ابن ماجہ نے حدیث نمبر: ۳۴۲۰ اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[2] حکیم ترمذی کتاب نوادر الاصول فی احادیث الرسول میں الاصل الخامس والثلاثون والمائتان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، إِذَا شَرِبْتُمْ فَاشْرَبُوْا بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ فَالْأَوَّلُ شُكْرٌ لِشَرَابِهِ وَالثَّانِيْ شِفَاءٌ فِيْ جَوْفِهِ وَالثَّالِثُ مُطْرِدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَإِذَا شَرِبْتُمْ فَمُصُّوْهُ مَصًّا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يَجْرِيَ مَجْرَاهُ وَأَنَّهُ أَهْنَا وَأَمْرَا۔ (۳/۱۱۲)۔ جب تم پانی پیا کرو تو تین سانس میں پیا کرو پہلا سانس پینے کے شکر کے لئے، دوسرا پیٹ کی شفا کے لئے اور تیسرا شیطان کو دور بھگانے کے لئے۔ اور جب تم پانی پیو تو اسے خوب چوس کر پیو بلاشبہ یہ جلدی سیراب کرتا ہے اور مفید ہے۔

[3] حکیم ترمذی کتاب نوادر الاصول فی احادیث الرسول میں الاصل الخامس والثلاثون والمائتان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مَنْ شَرِبَ الْمَاءَ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ بَدَأَ فَسَمّٰى فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَحَمِدَ كُلَّ مَرَّةٍ، سَبَّحَ الْمَاءُ فِيْ جَوْفِهِ حَتّٰى يَشْرَبَ مَاءً غَيْرَهُ۔ (۳/۱۱۴) ترجمہ: جو کوئی تین سانس میں پانی پیئے، یوں کہ ہر سانس کی ابتدا میں بسم اللہ پڑھے اور ہر سانس میں پی کر الحمد للہ پڑھے تو یہ پانی پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے یہاں تک کہ وہ دوسری بار پانی پیئے۔

بھی پاک برتن میں پی سکتے ہیں لیکن چاندی کے برتن میں پانی پینا منع ہے۔

چنانچہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو اس کا یہ پینا ہے اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھڑکائے گا۔[1] (بخاری شریف)

مزید تفصیل کے لئے رسالہ ''کھانے پینے کے احکام و مسائل'' میں پڑھیے۔

حضور ﷺ کی پسندیدہ غذائیں

تفصیل تو طب نبوی میں ہے چند مرغوب غذائیں تبرکاً عرض کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ پر تکلف اور لذیذ کھانے کبھی تناول نہیں فرماتے تھے البتہ بعض کھانے آپ ﷺ کو مرغوب ضرور تھے ان میں چند ایک یہ ہیں۔ سرکہ،[2] شہد،[3] حلوہ[4] حیس،[5]

[1] متنِ حدیث شریف یوں ہے، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ"۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۱۴۳۴ پر، امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۳۸۴۶ پر، امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۴۰۴ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[2] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ"۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۳۰۷۔ ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سرکہ اچھا سالن ہے۔ اور ایک دوسری حدیث شریف میں ہے، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَهَا، فَقَالَ: "هَلْ مِنْ غَدَاءٍ" قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ، فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، وَلَمْ يَفْتَقِرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ"۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۳۰۹۔ ترجمہ: حضرت محمد بن زاذان نے مروی ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے ام سعد نے بیان کیا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ایک روز) ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، کچھ کھانے کا ہے۔ عرض کی، ہمارے پاس روٹی ہے، شہد ہے اور سرکہ ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، سالن میں بہترین سرکہ ہے، اے اللہ سرکہ میں برکت فرما، بے شک یہ مجھ سے قبل انبیاء (علیہم السلام) کا سالن ہے، اس گھر میں کبھی تنگ دستی نہیں ہوتی جہاں سرکہ ہو۔

[3] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۴۸۶۳۔ ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہد اور حلواء پسند فرماتے۔

[4] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۳۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلواء اور شہد پسند فرماتے۔

[5] حدیث شریف میں ہے، كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الثَّرِيدُ (بقیہ اگلے صفحے پر)

زیتون،[1] گوشت[2] اور کدو شریف آپ ﷺ کی خصوصی غذا تھی اگر کہیں سالن میں کدو شریف ہوتا آپ ﷺ پیالے میں اس کی قاشیں تلاش کر کے کھاتے[3] تفصیل آتی ہے۔

سرکہ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ ﷺ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما ہوئے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ اس وقت گھر میں صرف سرکہ موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ نادار نہیں ہے۔[4]

(بقیہ حاشیہ) مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۷۸۹ پر اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: ۵۶۵۲ پر نقل فرمایا۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانوں میں سب سے محبوب روٹی اور حیس کی ثرید تھیں۔

[1] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ"۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۳۱۰۔ ترجمہ: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، زیتون کو بطور سالن استعمال کرتے رہو اور اس کا تیل لگاؤ، بلاشبہ یہ (زیتون) ایک مبارک درخت ہے۔

[2] حدیث شریف میں ہے عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَا دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ إِلَّا أَجَابَ وَلَا أُهْدِيَ لَهُ لَحْمٌ قَطُّ إِلَّا قَبِلَهُ۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۲۹۷۔ ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوشت کی دعوت دی جاتی تو ضرور تشریف لے جاتے اور جب کبھی آپ کی خدمت میں گوشت پیش کیا جاتا تو ضرور قبول فرماتے۔

[3] امام محی السنۃ امام بغوی اپنی کتاب "الانوار فی شمائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْقَرْعَ وَكَانَ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَرِيْدٌ عَلَيْهِ قَرْعٌ، يَلْتَقِطُ الْقَرْعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ الْقَرْعَ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حدیث نمبر: ۹۶۰۔ ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو کو پسند فرماتے اور جب کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثرید پیش ہوتا کہ جس میں کدو شریف ہوتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو شریف تلاش فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کدو شریف کو پسند فرمانے کی وجہ سے میں بھی کدو شریف کو پسند کرتا ہوں۔

[4] متن حدیث شریف یوں ہے، "عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟" فَقُلْتُ: لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ: "هَاتِي، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ خَلٌّ"۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے شمائل میں حدیث نمبر: ۱۷۲ پر، اور امام بغوی نے الانوار میں حدیث نمبر: ۹۷۱ پر نقل فرمایا۔

حیس

اہلِ عرب کی پسندیدہ غذا میں سے تھا اور اسے بڑے شوق سے کھاتے تھے۔ یہ گھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر تیار کیا جاتا تھا۔[1]

بعض محدثین نے اس کی تیاری کے اور اجزاء بتائے اور نام بھی مختلف۔ غرضیکہ آپ ﷺ کو حیس بہت پسند تھا اور آپ ﷺ اسے شوق سے کھاتے تھے۔[2]

گوشت

گوشت کی تعریف میں آپ ﷺ سے متعدد روایات منقول ہیں اگرچہ بعض محدثین نے ان کی اسناد پر قیل وقال کی ہے؟ مگر تاہم وہ کتب احادیث میں منقول ہیں جیسے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے گوشت طعاموں کا سردار ہے اسی طرح ایک اور جگہ منقول ہے دنیا اور آخرت والوں کے لئے گوشت کھانے کا سردار ہے وغیرہ۔[3]

دیگر گوشت کے علاوہ آپ ﷺ کو چند اجزاء خالص طریقے پر پسند تھے جیسے دست، پٹ۔ یہ دونوں جگہوں کے گوشت آپ ﷺ کو محبوب ترین تھے بعض محدثین نے اس کی پسندیدگی کی وجوہات بھی بیان کی ہیں۔

علاوہ ازیں تاجدارِ انبیاء محبوبِ کبریا احمد مجتبیٰ ﷺ نے چند اور اقسام کے گوشت بھی تناول فرمائے ہیں مثلاً مرغ، بٹیر، دنبہ، اُونٹ، بکری، بھیڑ، گورخر، خرگوش اور مچھلی۔ اسی طرح آپ ﷺ کو بھنے ہوئے گوشت کے پارچے بھی بہت محبوب تھے ان اشیاء کے میسر نہ ہونے پر آپ ﷺ کھجور یا سرکے سے کھانا کھا لیتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

[1] امام احمد بن حنبل اپنی مسند میں حیس کی تفصیل ان الفاظ سے بیان فرماتے ہیں، قَالَ الْحَيْسَ يَعْنِي التَّمْرَ وَالْأَقِطَ بِالسَّمْنِ۔ تحت حدیث: ۱۱۵۱۵، یعنی فرمایا حیس سے مراد پنیر کو گھی کے ساتھ (ملانا)۔

[2] حدیث شریف میں ہے، كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۸۹ پر اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: ۵۶۵۲ پر نقل فرمایا۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانوں میں سب سے محبوب روٹی اور حیس کی ثرید تھیں۔

[3] متن حدیث یوں ہے: "سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ"۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۹۶ پر نقل فرمایا۔

پانی ،دودھ ،شربت

حضور ﷺ کو ٹھنڈا پانی بے حد پسند تھا [1]۔ آپ ﷺ خالص دودھ بھی نوش فرما لیتے یا اس میں پانی ملا کر پی لیتے[2] اور کبھی کبھار دودھ کی بھیگی ہوئی روٹی بھی تناول فرما لیتے تھے۔

ایک بار آپ ﷺ نے اپنے اس اشتیاق کا ذکر صحابہ کرام کے سامنے کیا تو ایک صحابی اپنے گھر گئے اور روٹی دودھ میں بھگو کر لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ دودھ کس برتن میں تھا؟ اس نے عرض کیا حضور ﷺ گوہ کے چمڑے کی تھیلی میں تو آپ ﷺ نے اسے نہ کھایا نیز آپ ﷺ کے کھانے کے برتنوں میں ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا جو لوہے کے تاروں سے جڑا ہوا تھا۔[3]

آپ ﷺ پانی بیٹھ کر تین سانسوں سے سیدھے ہاتھ میں برتن لے کر پیتے تھے اور سانس لیتے وقت برتن منہ سے ہٹا لیتے۔ پانی پینے کے بعد الحمدللہ فرماتے، پانی پیتے وقت چوسنے کی آواز آیا کرتی تھی۔

---

[1] امام ترمذی نے حدیث شریف نقل فرمائی، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔ حدیث نمبر: ۱۸۱۷۔ ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک پینے والی اشیاء میں سب سے محبوب میٹھا ٹھنڈا مشروب ہے۔

[2] امام بخاری اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کرتے ہیں کہ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ: "الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ"۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۱۸۱۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا اور حضرت انس کے گھر میں جو کنواں تھا، اس کا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے خود نوش فرمایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دہنی جانب ایک اعرابی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوف کرتے ہوئے کہ کہیں اعرابی کو نہ دے دیں، عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کو دیجیے! تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائیں جانب بیٹھے اعرابی کو دیا اور فرمایا، دہنے کو مقدم رکھا کرو۔

[3] حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، قَالَ: أَخْرَجَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظٍ مُضَبَّبٍ بِحَدِيدٍ، فَقَالَ: يَا ثَابِتُ! هَذَا قَدَحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (الانوار، امام بغوی، حدیث نمبر: ۱۰۲۰) ترجمہ: فرمایا، ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موٹا لکڑی کا پیالہ نکال کر دکھایا جو لوہے سے مربوط تھا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے ثابت یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

تربوز اور کھجور

حضور ﷺ کو تربوز بھی پسند تھا۔آپ ﷺ تربوز اور کھجور ملا کر کھاتے[1]۔کبھی اکیلا بھی کھاتے۔اسی طرح ککڑیاں جو پتلی اور نرم ہوتیں انہیں بھی آپ ﷺ شوق سے کھاتے[2]۔ستو بھی آپ ﷺ کو بہت پسند تھا، ستو اور کھجور دونوں ملا کر بھی کھا لیتے۔اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت آپ ﷺ نے دعوتِ ولیمہ میں مہمانوں کی خاطر تواضع کھجور اور ستو سے کی اسی طرح آپ ﷺ کھجور کو تھوڑی دیر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے اور وہ پانی بھی پی لیتے۔[3]

ثرید

اہل عرب کا یہ بھی پسندیدہ کھانا تھا۔روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں بھگو دیا جاتا جب وہ نرم ہوتے تو اسے کھا لیتے۔حضور ﷺ کو بھی ثرید بہت پسند تھا۔آپ ﷺ نے اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے۔اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔[4]

[1] حدیث شریف میں ہے، عَنْ أَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ۔ سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۳۱۷۔ ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھجور کو خربوزے کے ساتھ تناول فرماتے۔

[2] حدیث شریف میں ہے، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ۳۳۱۶۔ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھجور کے ساتھ ککڑی تناول فرماتے دیکھا۔

[3] حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۴۹۶۸۔ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح پر ولیمہ قائم فرمایا، تو میں نے مسلمانوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت دی آپ نے چمڑے کے بچھونے کا حکم فرمایا پس بچھایا گیا اس پر کھجوریں، پنیر اور گھی انڈیلا گیا۔اور حضرت عمرو نے فرمایا کہ ان چیزوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چمڑے پر حیس بنایا۔

[4] متنِ حدیث یوں ہے "فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ"۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۴۹۹۹ پر۔امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: ۴۴۷۸ پر۔امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۷۲ پر۔امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۸۲۲ پر۔امام نسائی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۸۸۶ پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

نیز حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو تمام کھانوں میں پسندیدہ ثرید، خبز اور ثریدِ حیس تھا۔[1]

ثریدِ خبز تو روٹی اور شوربے سے تیار کیا جاتا ہے اور ثریدِ حیس کھجور، گھی اور روٹی سے بنایا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو جَو کی روٹی جس کا آٹا چھانا نہ گیا ہو پسند تھی۔ جَو کا دلیہ جو روغن میں پکایا جاتا ہے آپ ﷺ کو پسند تھا نیز حضور ﷺ نے گھی، مکھن اور زیتون کے تیل سے روٹی تر کر کے اور چپڑ کر بھی کھائی ہے۔

کدو

حضور ﷺ نے کدو بھی تناول فرمایا ہے اور اسے پسند بھی کیا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے میں نے حضور ﷺ کے اس فعل کو دیکھا تو مجھے کدو سے بہت محبت ہو گئی۔[2]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ کدو سے محبت رکھیں اور اسے محبوب ترین غذا سمجھیں اور ہر وہ چیز جو حضور ﷺ کو پسند ہے اسے بھی محبوب جانیں۔ نیز حضور ﷺ نے چقندر کو بھی جَو کی روٹی کے ساتھ تناول فرمایا ہے۔

لپٹا

حضور ﷺ نے اس کو بھی پسند فرمایا ہے۔ جوہری کہتے ہیں کہ یہ غذا گوشت سے تیار کی جاتی ہے تیار کرنے کا طریقہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر پانی میں پکا دیے جائیں جب نرم ہو جائیں تو آٹا ڈال کر پکایا جائے بس یہ غذا تیار ہو گئی۔

پھل

حضور ﷺ نے پھلوں میں سے خشک کھجور، تر کھجور اور گدری کھجور تناول فرمائی ہے نیز آپ ﷺ نے (کباث) بھی تناول

[1] متنِ حدیث شریف یوں ہے، "عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَيْسِ" اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: ۳۲۸۹ پر نقل فرمایا۔

[2] امام محی السنہ امام بغوی اپنی کتاب "الانوار فی شمائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم" میں حدیث شریف نقل فرماتے ہیں، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ الْقَرْعَ وَكَانَ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَرِيدٌ عَلَيْهِ قَرْعٌ، يَلْتَقِطُ الْقَرْعَ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ الْقَرْعَ بِحُبِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حدیث نمبر: ۹۶۰۔ ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو کو پسند فرماتے اور جب کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ثرید پیش ہوتا کہ جس میں کدو شریف ہوتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کدو شریف تلاش فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کدو شریف کو پسند فرمانے کی وجہ سے میں بھی کدو شریف کو پسند کرتا ہوں۔

فرمایا ہے۔ (ہندی میں اسے پیلو کہتے ہیں) ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے کھجور کا گودا بھی کھایا ہے نیز کھجور کو پانی میں بھگو کر دوسری چیزوں سے ملا کر بھی کھایا ہے اور خربوزہ، تربوز، ککڑی، انگور بھی آپ ﷺ نے کھائے ہیں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان